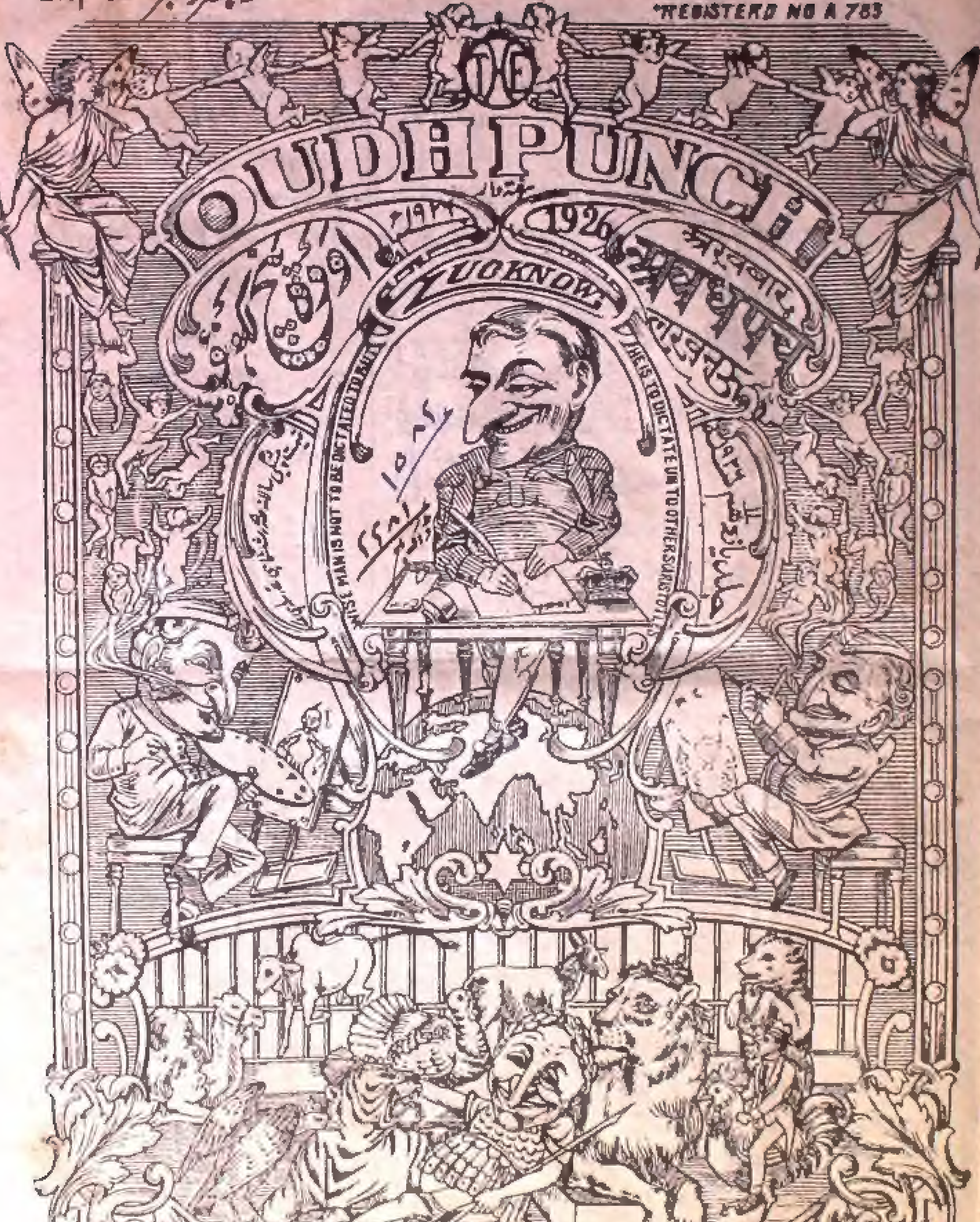
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



ممتاز المطابع لکھنؤ میں چھپکر باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر شائع ہوا

M. B. Khan Artist Lucknow

جلد ۱۱ نمبر ۴۲

مضامین غیر

پنجشنبہ ۴ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء

موتیا بند یعنے تبصرۂ شعر الہند

(تتمہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء)

ایک ہرن اور ایک گدھے مین دوستی ہوگئی گدھے صاحب نے اپنے دوست سے کہا کہ ہمارا سیان بندہ مین دو وصف ہین جن سے تم محروم ہو۔ ایک تو یہ کہ بندہ جیسا خوب بولتا ہے دوسرا یہ کہ خوش الحانی بھی بارہا دربو ہوسے کا اوستاد ہے آؤ تمہین ان دونو وصفون کا تماشا دکھاؤن زری سیر سے دیکھو یہ شیر کی کھال تو ہے مگر دوست لے شیر کی کھال سے میان خر صاحب کو ٹھیک اوسی طرح آراستہ کردیا جس طرح مشاطہ کسی بد صورت دولھن کو افشان اور شانون سے آراستہ کرتی ہے بیان گدھے صاحب خرامان ایک ہرے بھرے لہلہاتے کھیت مین دانتون کی صفائی دکھانے لگے۔ کسان ڈر کے بھاگا ہرن بھی طفیلیون مین شامل ہوگیا چند روز یہ دعوت مفت جاری رہی مگر شامت کی مار گدھے صاحب نے ایک دن اپنے دوسرے وصف کا امتحان بھی دینا شروع کیا اور لگے ڈھینک ڈھینک کے گدھو ڈا راگ۔ "الاپنے" کھیت والا کہین قریب ہی تھا اوس نے جو یہ نغمہ سُنا تو لے کے لاٹھی دوڑا۔ ایک دو تین لے سنسر آوار ہے جھمیلا ہے لے گدھے صاحب کے جامۂ اصلی و نقلی دونون اُتروا دیے۔ ہرن صاحب بھلا کب ٹھہرتے تھے کہنے لگے "دوست سے

تم گرفتار ہوے اپنی صدا کے باعث
لے اللہ نگہبان مین تو جاتا ہون"

یہی حال ظرافت رقم حضرت مصنف شعر الہند کا ہے حضرت کے قلم نے بھی کہین تو حتی الوسع ستھورا ان

نکتہ سنج سے یارانہ گانٹھا اور اپنی سمجھ کے شایان شان نفیس دوسرے محققون سے اخذ فرمائے خیر یہان تک تو کچھ مضایقہ نہ تھا لوگون نے کتاب دیکھی ہوگی اور منقولات پر توجہ فرمائی ہوگی۔ مگر جہان حضرت کے قلم شکین رقم نے علمرزی اختیار فرمائی اور یہ ثابت فرمانے کی سعی کی ہے کہ بندہ بارہا اور بوبادرسے کا بھی اوستاد ہے وہان قلعی کھل گئی ہے۔ کشتکاران سخن یقیناً لاٹھی لے کے پہونچے ہونگے۔

قلم کی خوش الحانی کا نمونہ دیکھیے۔ آپ میر اور سودا کے ہم قافیہ اشعار کا مقابلہ اور موازنہ فرماتے ہین اسے حُسنِ تحقیق اسکا نام ہے اور عبارت کی خوبی اسے کہتے ہین۔

"مرزا اگرچہ تشبیب مین بڑا زور طبع صرف کرتے ہین لیکن ایک ہی زمین مین دونون نے بہار یہ تشبیبین لکھی ہین"

اس لیکن کا فائدہ بلحاظ وقت کی دقت نظر کے ہوئے "اور مرزا نے حسب عادت بڑا زور طبع صرف کیا ہے" زور طبع کی تکرار دیکھنے کے قابل ہے۔ اس نثر پر میر و مرزا کی نظم تصدق کی تھی۔

"لیکن ایک نکتہ سنج کی نگاہ مین میر کی تشبیب کے چند شعر مرزا کی طولانی تشبیب پر بھاری ہین جسکی وجہ یہ ہے کہ مناظر قدرت مین ہمیشہ محاکات سے کام لینا چاہیے تاکہ جس چیز کا منظر دکھانا ہے بعینہ اس کی تصویر سامنے آجائے"

دوسرا لیکن بھی حاضر ہے اور اپنی معنویت کے ساتھ حاضر ہے ناظرین اگر داد نہ دین تو اونکے کرن س ہوسکتین شبہہ اور اونکی سخاوت کل کلام ہے۔ یہ قانون بھی افراط قوت نامیہ و فیضان ہوائے بہارین کی نمائش مین جو دراصل مبالغہ کی معرکہ آرائی ہے بہت قابل لحاظ ہے۔ امید ہے کہ شعرائے زمانہ اس قانون کو گرہ مین باندھینگے۔ "اور میر نے جیسا کہ اونکی طبیعت کا فطری اقتضا ہے اپنی تشبیب مین اسی اصول سے کام لیا ہے" علامہ دہر مصنف کے پرمعارف دار المصنفین "بڑا اصول" واحد ہے۔ یا رواس فصحاے دہر علماے عصر بلغائے وقت سے تمام گرہ لیکہ لو ایسا عجائب گرد پھر چراغ لیکے ڈھونڈھوگے تو نہ پاؤگے۔ تو اغلب

متعلق ہے حصر کا ضوابط اس ضوابط سے بہتر کہین نہین مل سکتا۔

"لیکن مرزا نے متاخرین شعراے فارسی کے تتبع مین اگرچہ اس موقع پر اپنی قوت تخیل ایک عالم پیدا کردیا ہے لیکن اس عالم خیال مین ایک منظر بھی کی اصلی تصویر بھی نظر نہین آتی"

انصاف شرط ہے جب چشم عقل مین یلکن لیکن کے ہزارون تنکے گھُسے ہوئے ہین تو اصلی ہو یا نقلی کوئی تصویر نظر نہین آسکتی۔ لیکن موتیا بند۔ لیکن اب میر کے لیکن اور سودا کے لیکن چار اشعار پر بندۂ کمال لیکن جو نکتہ چینی کی گئی ہے لیکن اوسکی حقیقت واضح کرنا چاہتا ہے تاہن سبب کہ لیکن کتاب تو ازسرتاپا مہملیت کی پوٹ ہے لیکن کوئی کہان تک زور طبع صرف کرے۔

میر صاحب کے چار شعر ـــ

جوشش گل سے جہان تک کرے ہے کام نظر
لالۂ زرکش گل سے ہین بھرے دشت و جبل
طفلِ روئیدگی مت پوچھ کہ مین شیشے مین جن
سبزۂ غلطان ہے اب جو پہ کہ خواب مخمل
سیر کر تازگی دختری دشادابی
خشک بھی شاخ نے اب سبز نکالی کونپل
برگ گل فیض ہوا کرتا ہے ہر اخگر کو
آگ لے کر کہین سلگا کے رکھیں مین مشعل

سودا کے چار شعر ـــ

بخشتی ہے گل نو رستہ کی رنگ آمیزی
پرورش پیشہ فلک کا ہمہ دشت و جبل
واسطے خلعت نوروز کے ہر باغ کے بیچ
آب جو قطع لگی کرنے روش پر مخمل
جوشش روئیدگی خاک سے کچھ دور نہین
شاخ مین گاڑ زمین کے بھی جو بھوٹے کونپل
تاکجا شرح کرون مین کہ بقول شاعر
اخگر از فیض ہوا سبز شود در مشعل

اشعار میر کے محاسن (از قلم مصنف)

(۱) "لیکن" "میر کی تشبیب مین ان کے مقابل کے چارون شعر بہار کا کچھ نہ کچھ عالم ضرور دکھاتے ہین"

(۲) (جل کے قافیہ کے متعلق) ...... لیکن اس قافیہ میں میر نے پھولوں کی کثرت کا اصلی عالم بلا شائبہ تکلف دکھایا ہے۔"

(۳) (مخمل کے قافیہ کے متعلق) لیکن میر نے سبزہ کی تصریح کردی ہے اور اسکو خواب مخمل سے تشبیہ دی ہے جو نہایت موزون تشبیہ ہے۔ غلطان کے لفظ نے اس تشبیہ کو اور بھی مکمل کردیا ہے۔"

(۴) (کوپل کے متعلق) "لیکن میر کا شعر باوجود کسی قدر مبالغہ کے واقعیت کا پہلو رکھتا ہے۔"

(۵) (آخری شعر) لیکن اون کی اسیری میانہ روی بھی قائم ہے چنگاری کو برگ وگل سے رنگ و روپ میں قدرتی مشابہت حاصل ہے اس لیے فیض ہوا اوس میں تصرف کرکے اسکو آسانی کے ساتھ برگ گل بنا سکتا ہے۔

اشعار سودا کے عیوب (از قلم مصنف)

(۱) "سودا کی تشبیب میں اوپر کے چار شعر تو بالکل تخییل میں جن سے بہار کی کوئی کیفیت نظر نہیں آ سکتی۔"

(۲) جل کے قافیہ میں اگرچہ سودا نے بھی بہار کا سمان دکھایا ہے تاہم یہ شعر بھی تخییل و تصنع سے خالی نہیں۔

(۳) مخمل کے قافیہ میں بھی سودا کے یہان تصنع پایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ آب جو کی روش پر جو مخمل کے ٹکڑے سودا نے دکھلائے ہین اون کے متعلق اگرچہ کوئی تصریح نہین کی ہے تاہم اون سے سبزہ مراد ہے۔

(۴) لیکن آب جو کا مخمل سبزہ کی قطع و برید کرنا اور اوس سے نوروز کا خلعت تیار کرنا بھی ایک قسم کی تخییل ہے۔

(۵) اس کے ساتھ سبزہ کو مخمل کے ساتھ جو تشبیہ دی ہے وہ بھی مکمل نہین ہے۔

(۶) کوپل کے قافیہ مین تو سودا نے تخییل کا نہایت ہی غیر معتدل استعمال کیا ہے۔

(۷) مرزا نے اخیر کے شعر مین عرفی کا پورا مصرعہ نقل کردیا ہے اسلیے اوس پر کوئی تنقید نہین ہو سکتی۔

(۸) "لیکن اوس کا سرسبز ہونا بالکل محال ہے۔ تاہم چونکہ قوت تخییل کے بل پر مبالغہ آمیز طریقہ سے یہ دکھانا تھا کہ فیض ہوا ایک ضد کو دوسری ضد کی صورت مین بدل دیتا ہے اس لئے عرفی نے یہ غیر طبعی روش اختیار کی اور مرزا نے بھی اپنی طبعی مناسبت سے اوسی روش کو اختیار کیا۔"

افسوس اسوقت نہ میر زندہ ہین نہ مرزا۔ کوئی اس تحسین اور تنقید پر خوش یا ناخوش ہونے والا نہین ترتیب وار محاسن و معائب کا معائنہ کیجئے تو معلوم ہو جائے کہ حضرت مصنف شعرا سے واقف ہین نہ عیب سے جس بیچارے کو حسن تخییل کے سامنے آتے ہی ہول دل یا اسہال ہو جائے وہ میر اور مرزا کا کلام کیا خاک سمجھیگا۔ میر نے جل کے قافیہ مین صرف یہ کہہ دیا ہے کہ جہان تک نظر کام کرتی ہے دشت و جبل مین پھول ہی پھول نظر آتے ہین۔ مگر "گلزار زرکش گل" کی انوکھی اور لاینی ترکیب و رفع نزول یا شوری اور حضرت نے کاتب حافظ و صاف کی تقلید مین لکھی پر لکھی تسلی دی۔ خوب میر صاحب کا کہا ہوا مصرعہ یہ تھا ۔

لالہ و نرگس و گل سے ہین بھرے دشت و جبل

یہ تینون پھول کی قسمین ہین۔ بھلا یہان "زرکشی" کا محل کیا ہے۔ میر نے صاف صاف کہہ دیا کہ پھول ہی پھول نظر آتے ہین۔ مرزا نے تشبیہ سے کام لیا وہ کہتے ہین کہ گل بوستہ کی رنگ آمیزی نے دشت و جبل کو قلمکار چھینٹ کا خلعت مرحمت کیا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دشت و جبل قلمکار چھینٹ کا لباس پہنے ہوے ہین۔ پس خیالی خوبی یہ کہہ دینا کہ چارون طرف دشت و جبل مین پھول کھلے ہوے تھے کوئی خوبی نہین۔ اور مثل ایسی ہی ہے ۔

چشمان تو زیر ابرو اند
دندان تو جملہ در دہان اند
این دست تو دست ہست دلشد
وین چشم تو چشم ہست ناگاہ
این ریش تو ریش ہست یا موئے
وین روے تو روے ہست یا کئے
داری تو دو لب بسان لب !
داری تو شکن میان لب !
دارد دست تو پنج انگشت
خارد انگشت روی دم پشت

علی ہذالقیاس دوسرے شعر مین میر صاحب سلطت روئیدگی یون دکھاتے ہین کہ سب جو پر سبزہ غلطان ہے۔

یا خواب مخمل۔ اول تو مخمل کے خواب کا غلطان ہونا ایک انجوبہ ہے یا نہین؟ کہ مخمل کا خواب غلطان نہین ہوتا۔ مخمل سے سبزے کی مشابہت مین سبزی اول وجہ کی وجہ شبہ ہے اور خواب کا دوسرا مرتبہ ہے پھر سلطت روئیدگی کا زبانی اظہار موجود ہے ثبوت موجود نہین۔ ہان سودا جو کچھ کہہ گیا ہے وہ حضرت مصنف کی عقل سے بہت دور ہے۔ بھلا جو شخص باغ کی روش شہری کو آب جو کی روش (رفتار) سمجھے اور کہے کہ آب جو کی روش پر جو مخمل کے ٹکڑے سودا نے دکھائے ہین" اگر وہ اس شعر کی محاسن تک کسطرح پہونچ سکتا ہے۔ اور جو تصریح کو کنایہ سے زیادہ پسند کرتا ہو وہ بلاغت کے نکات کب جان سکتا ہے۔ سودا کا مطلب یہ ہے کہ نوروز کی عید کی خوشی مین آب جو نے باغ کی روش کو مخمل خلعت قطع کرکے دیا ہے۔ تشبیہ ہی سے مستعار و مشبہ جب ہو دیا ہے تو پھر تصریح کی حاجت ہی کیا رہ گئی۔ حاجزین عرف کہتا ہے ۔

وما حقد من تصلہ یکفی بہا
علی رؤس الاقران خمس سحائب

یہان اوس نے خمس سحائب (پانچ بادل) سے مراد پانچ انگلیان لی ہین جسکو ادبیات سے ایک حرف بوت ہے وہ بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ بجز انگلیون کے اور کوئی چیز خمس سحائب سے مراد نہین۔

تیسرے شعر مین دو نو شاعرون نے کوئی لطف نہین پیدا کیا ایک صاحب خشک شاخ مین کوپل نکالتے ہین جو کھائی ہوئی بات ہے دوسرے صاحب شاخ گلزار مین کوپل کی بہار دکھاتے ہین جو خواہ مخواہ کی آورد ہے اور نہین پتال کی خبر دی پڑی اور یقین ہے کہ ایسی شاخ جسمین کوپل نکلنی ممکن نہ تھی بہت محنت سے اونھون نے تلاش کی ہوگی۔ مگر اس مین کوئی عیب نہین اسلئے کہ وہ خود ہی "کچھ دور نہین" سے اپنا احتمال اور فرض محال ظاہر کر رہے ہین۔

چوتھا شعر ہین تو سودا ہی کا پسند ہے۔ میر صاحب ہوا کے فیض سے اخگر کو برگ گل بناتے ہین اور سودا عرفی کا قول نقل کرتے ہین۔ عرفی کہتا ہے

رنفیس ہوا سے بہارت انگلی میں جنگاری کا سبز ہو جانا ممکن ہے جہاں سبز ہونے سے نہ سرسبز ہونا مقصد شاعر ہے نہ بنا یا پھول بن جانا مراد ہے بلکہ اصلی رنگ (سرخ) کا ترک اور بہاری رنگ (سبز) کا اختیار مقصود ہے - یہ بہ نسبت حضرت میر کے خیال کے زیادہ ممکن اور آسان ہے - شعلے کے رنگ مختلف ہوتے ہیں - شمع کی ضیا فانوس کا رنگ اختیار کر لیتی ہے -

جو صاحب عقل سبز ہونے اور سرسبز ہونے میں فرق نہیں جانتا اوسے شعر الہند لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی !-

یہ شعر تو ساون کے اندھے ہیں انھیں ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے - کوئی پوچھے کہ حضرت مصنف علام کیا ہیں ! جو لکھنے بیٹھے ہیں شعر الہند اور "رنگ روپ" کے درمیان فارسی کا واؤ عاطفہ داخل فرما کے اپنی سخندانی کا جوہر سبز دکھاتے ہیں "رنگ و روپ" لکھتے ہیں - علم کا یہ حال ہے کہ "خبر" اور "حشو" کا اصطلاحی فرق بھی معلوم نہیں اگرچہ - تاہم پھر بھی اور "نیکن" کی وہ بھر مار ہے کہ ساری کتاب "شعر الہند" سے "لیکن الہند" ہو کے رہ گئی -

یہ علم اوس کرشان کے علم سے بھی دو ہاتھ بڑھ گیا ہے جو قرآن پڑھانے کا دعوے کر بیٹھا اور "زبر جیون" کے ہجے یون کئے -

"عین تان پیش بر آگے زیا آیٹ زبر جیون"

باقی آئندہ -

راقم فصیح الخیال کمال

غزل

(نتیجۂ فکر ذہن رسا جناب حکیم ابو البشیر محمد سبیل صاحب اخترفاطمی رضوی فرنگی محلی)

دیکھ کر نالہ و زاری شب فرقت میری
سنگ دلدار کیا کرتا ہے سنگت میری
ٹھوکر آ کر جو ترا کافر ہے طبیعت میری
کیوں نہ ہو تیری خدائی میں ہو شہرت میری
بندہ گنہ گی دعا کے کچھ ایسی شب خلوت میری
پھر میں گھس جاتے ہیں وہ دیکھ کے صورت میری
نہ کے لیجائیں گے گر وہ یون ہی بولتے کے لیے
جان جب جو نکے کا بن جائے گی تربت میری
نیس سے بولی یہ لیلی کہ مزا آ جائے
آپ فرمائیں اگر بزم میں سنگت میری
غور جس طرح سے کرتے ہیں بزرگوں کا ادب
شعرا کرتے ہیں اس طرح سے عزت میری
سن کے اس عیسی دوران کی صلواتیں
ہمنشین اور سوا ہو گئی رقت میری
لیکے تم بانس اڑا یار دے احسان ہوگا
کوٹھے لیجاتے ہیں شمع سر تربت میری
غیر نے پھینکا جو ڈھیلا تو نکل بھاگے وہ
رہ گئی ہائے نکلتی ہوئی حسرت میری
دعوی خون سے نہ باز آؤنگا میں حشر کے دن
جوڑ کر ہاتھ کریں لاکھ وہ منت میری
پاس پیسا نہیں گر لیمپ جلانے کے لئے
آ کے لیجائیے شمع سر تربت میری
مقت لشد میں ہو جائے گی گم تم گردا
خبر کی ہو کے رہے یا شب فرقت میری
جسقدر شہرہ ہوا شعر کے کہنے سے حکیم
شعر گوئی سے کبھی اتنی ہی شہرت میری

جائے اوج سعادت بہ دام ما افتاد
کہ تہنیت کے لئے پائی رنڈی کی اولاد

نمبر ۱

"افلاطون اور سقراط کے نزدیک تمثیل و مکالمہ دیگر تعلیمی طریقوں کی بہ نسبت زیادہ مفید ہے - گویا گڑیے کی شادی اور ہنڈ کلیا سے لڑکیوں کو خانہ داری اور برتاؤ کا سلیقہ آجاتا ہے تو کیوں اس پرانے فرسودہ ایک صدی اوس طرف کے زمانے سے لاوارث رئیسوں کو وارث پیدا کرنے کے واقعات معلوم ہو گئے ! - انجناب کی غرض کچھ نہیں ہے - صرف دل لگی اگر ہو کوئی اپٹو ڈیٹ اس خلعت کو ٹھیک اوڑھ دیکھیے ہم اوسکے دوست زبانی عربی ہے - ہمارے کرم ہونت سے اسکو دو کا کوئی نہیں

اور جو کوئی لکھنے کا کم رنگ کے کسی متین شخص کو ستاتا ہے سمجھے یہ ہوسکی عقل کی خوبی ہے - ہماری جانے بلا - کیا معنی کہ بیان ہے مچھلی کا شکار - کچھوا اچھے ہیں بیل لنگڑا - یہ گمان و احتمال کے شکاری کی قسمت - فقط

مذاق لکھنوی -

بیٹ پال پورے کی رانی سب طرح خوش نصیب تھین - نوکر چاکر - مال تال کسی چیز کی کمی نہ تھی - اور سب سے بڑی بات یہ کہ راجہ بھی پاؤن مرید - دل سے لٹو - ہزار جان سے عاشق - مگر عیش بے نیش کسے میسر ہے - اتنی کسر تھی کہ رانی کے گود میں بچھی بھی عشق کرنے والا اور باوا کی گود میں بیٹھ کے داڑھی سے بازی کرنے والا کوئی نہ تھا - گو ریاست کی مشتاق ریش ننھے ننھے ہاتھوں سے جھٹکے کھانے کی آرزو مند لٹکے تا مرے - مہر ستے ہوئے - گنڈے تعویذ کی افراط سے پلنگ کا پایہ چھپر کھٹ پیر کی گدڑی بنا - سرہانے کی کھونٹیاں منتوں مرادوں والے بچے کے گلے سے زیادہ بار دار - سیدانی کے ہاتھ کا زردہ اور گلا بجتا کا جھنڈا - زیر پیر کی چھپر جھوٹ دروازے کا عاقبتی علم جس پر قطع و برید ناجائز سے حاصل کیے ہوئے ٹکڑوں کا انبار - دعا گو حافظوں کی پھونکوں سے راجہ کے منہ کی پیوڑی اور رانی کے پیٹ کا جھاڑ روشن - طلبا کے دو داؤں کے قدموں سے دور کا شکر پنساری کی دکان - مگر تو بہ انسے دعا میں اثر نہ دوا میں سکت - تجربہ میں درخت کہاں - خاکی انٹے میں چوزہ کہاں - آپ جانئے جہاں دعا اور دوا بیکار ہو - ان بجز چال بازی کے اور کونسی تدبیر کار آمد ہو سکتی ہے - نمک حلال اپنے نمک دولت نے مجلس شوری منعقد کی اور جو کچھ رانی راجہ سے حرکات - دعا کے برکات - دوا کے اثرات سے نہ ہو سکا وہ ان خیرخواہوں کی بات نے پیدا کر دیا - مرجھایا ہوا سبزہ لہلہایا - سوکھے دھانوں پانی پڑا - اور نو مہینے کی روز شماری و کم درد کے بعد رانی کی دستکاری کے بغیر الالان پروب بند جنبش ہو گئی بچہ بچگیا بھری ہے کی بات نگی

ٹھیک مین کوندے لگنے لگے۔ بعد دانے کی خوشبو سکا دن سکا۔ اچھوانی شوربے کی دیگین کھنکین۔ دائی نے انعام اور جوڑا پایا۔ ڈاکٹرنی زر بخشش سے مالا مال ہوئی۔ جا بجا ٹکہ بر نوبت بجی۔ میراسین الانپنے لگین۔

"اچھا میری ہو ہے بنی۔ البیلی زچا میری نوب بنی
دیورا جاکو جانے نہ دیں۔ البیلی زچا میری
نوب بنی"

یہ تو شاید ہمارے ناظرون کو معلوم ہوگا کہ یہ صاحبزادے کہان سے آئے کدھر سے برآمد ہوئے ہمین اسی قدر اطلاع ہے کہ محل مین خوشی کے نقارے بج رہے تھے اور ایک بازاری سہاسہاگن کے گھر مین نومولود کی ڈھونڈھیا پڑی ہوئی تھی۔ یہ بیچاری رو رو پیٹتی اور کہتی تھی: "اوس بندی کے یہان آجتک کوئی جمن تا شین نہین آیا آخر یہ ساکیا ہے یہ کیونکر ہوا ہوگیا۔ او تو یہ کیا ضرور ہے کہ باپ کا پتا نو ہو بھی غائب ہوجائے۔ ہائے (کسے اسمورتون کا ایک شفقر وارث یون پیدا ہو تے ہی اوپ ہوجائے او کو کس طرح صبر آئے۔ اے اللہ۔ بکاؤلی کا پھول چرانے کے لئے تاج الملوک نے جو ہون سے سرنگ کندوائی تھی۔ اوس بندی کی بتی کے پاس تو کوئی ہو کا بھی نہین۔ آخر کہان ڈھونڈھون۔ میرا پھول تو بوکی طرح اڑگیا۔ القصہ آئندہ کوشش کے بعد اور چیلتی کو مدکے انکار پراوسے صبر کیا۔ سچ ہے بقول پی صیمین سہ

ہے دنیا اور بجگی ملا رو مرا سے
ہمین ہو جب تو ان ہمین یاد ہے

گم کردہ پسر نے مجددی جہان کی گرہ وزاری اور محل کی چہل پہل مین کوئی لگاؤ ہمین تو محسوس نہین ہوتا۔ قصہ لکھنے والے کو اختیار ہے ہان سامعین کے ساتھ اس تعجب مین ہم بھی شریک ہین کہ یون بے تمہید و دیباچہ و حمد و نعت و منقبت کوئی کتاب تصنیف نہین ہوتی کم از کم بسم اللہ تو ضرور پیشانی پر لکھی ہونی چاہئے۔ خیر ہوگا۔ زندگی تو قصیدون کی جڑ نہین ہوا کرتی ہے اور وہ جو رسمتیے جاڑے مین انہین طبلے کی طرح سینکے دیجئے۔ آپ جہرے کی طرف توجہ کا تو بڑھا پیئے چاچانے کا لیجئے۔ آمین ورخ چکین مبارک سلامت کا بازار گرم ہوا۔ لاٹ صاحب کے نام چٹھی بھی اور عکس کے شہرہ مین بیہ پہنچ کے روانہ ہوگئی۔ اب ہمین یہ دیکھنا ہے کہ از غیبی مولود پاشد آمین کرنے والے والدین ما تا کے کھیل کیونکر دکھاتے ہین رانی صاحب چھٹی کے نہان سے دوسرے ہی روز فارغ ہوگئی تھین راجہ صاحب کو خدا کی سنت کوئی فکمیر بھیلی نہین پڑی جو چہرے پر ناطاقتی کے آثار ہوتے۔ وہ بھی خوش ہیہ ہمی خیال۔ مگر راوی کا بیان ہے کہ صاحبزادے اوس وقت تک تو خاموش رہے جب تک گھر مین ڈھول ڈھمامے کی گمک اور گانے والیون کی صدا بلند تھی۔ لیکن چھٹی کے بعد لی اوزن۔ لی اوزن کا بازو ہانکے سارا گھر سر پر اٹھا لیا۔ کوئی جھنجھنا دیتی ہے۔ کوئی آنگ پانی اتارتی ہے۔ کوئی گھٹی چبا کے منہ کو اوگالدان بناتی ہے۔ صاحبزادے نماز تاکو سے زبان نکالتے ہین ذکل۔ آخر ایک مصاحب ہمراز نے کہا حضور اذومیان ہوانے مجبور کردیا ہے صاحبزادے القدر رکھے ہین رنگیلے شاید ہونے کی آواز صاحب ہوجائین۔ بچی مین اپنی ایڑی دیکھ کے کہتی ہون جو خدانے وہ دن دکھایا کہ میان جوان ہوئے تو دیکھیئے گا کیسے حضرت دار نکلتے ہین۔ جو جو قت عیش و عشرت ذوق بھک۔ رنڈی منڈی کا شغل نہ رکھین تو جب ہی کہئے گا کوئی ماں زادی کہتی تھی۔ چلئے "نانا ہاینہ نہ" ہوا صاحبزادے کی رقت کم ہوئی۔ اور اوس دن سے یہ دستور ہوگیا کہ ادھر میان نے "مین مین" کی اور ادھر طبلے پر تھاپ پڑی مجرا ہونے لگا۔ ماتا کے ماہہ منتی والدین بہ مفلس تو تھے نہین وہ جانتے تھے کہ سونہ نطفہ ہے اسکے خون کی موجین یونہی دھیمی پڑینگی۔

باقی آئندہ

راقم
م۔ ج۔ خاکی مجیدی

افادات سرخاب

پلٹن مین جوکالونٹی گورا نظر آتا ہے
گرزون کی جماعت مین بگلا نظر آتا ہے
دیوار مین یہ کیسا موکھا نظر آتا ہے
کچھ دال مین ہمکو تو کالا نظر آتا ہے
چولی کی جگہ ابتو باڈی ہے پہنا کو
مسجد کی جگہ بیٹے گرجا نظر آتا ہے
ہر وقت لڑائی پر بیٹھی ہین تُلے بیٹے
بس ہاتھ مین جب کچھ ڈنڈا نظر آتا ہے
کرزن نے رواج ایسا فیشن کو دیا اپنے
جو تر تھا وہ اب بالکل ماندا نظر آتا ہے
برٹش کی حکومت نے وہ سکہ جما یا ہے
معمولی سپاہی بھی ہوا نظر آتا ہے
بیٹھے ہو جو تم اکڑون پیٹ لئے آگے
دو ما تھون کے شکن پر مٹکا نظر آتا ہے
وہ کتری ہوئی کاکل اُڑتی ہے ہوا جب
بلبل کا تو سے سر پر جوڑا نظر آتا ہے
سندر کا کلس اب جو صورت مین چاولی ہے
سجدہ کو نشان بالکل تختی نظر آتا ہے
تقفے نے رواج ایسا پایا ہے زمانے مین
تمباکو کا پان ہر اک پینا نظر آتا ہے
کیا ایسی ہوا بدلی سرخاب گلستان کی
جس پھول کو دیکھو وہ کانٹا نظر آتا ہے
راقم سرخاب

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"جیتے رہو بیٹا ہمدم"

"ناخلف اولاد کی ستم سے عزیز ہمدم نے ایک صاحبزادے کو حال لکھا ہے جنھون نے اپنی والدہ محترمہ پر اندھیری رات مین حملہ کیا اور جو کچھ جمع جتھا تھی سب لے کے چلتے ہوئے مگر آپ جانئے لندن کی پولیس ہندوستانی پولیس کی طرح سست خور تو ہے نہین جو خود مظلوم سے کہتی کہ ناحق کی بات ادیا جائے



نظر قبل از وقت مگر یقینی

میل بھی ہوگا تو کیا دل سے یہہ کینے جائینگے

خود تو ہی نے اپنا مال آپ گنوا دیا اب فیل کرتی ہے۔ چل تھانے پر۔ وہان کی پولیس رعایا کی ملازم اور خیر خواہ ہے لہذا اوسنے بھانپ لیا کہ یہ سب چڑیلون کے کرتوت ہین۔ مان کو اکیلے مین بلایا خود کمین گاہ سے حملہ کیا۔ مال الگ اُڑا یا اور بڑھیا مان کے پارینہ دفتر زندگی کو گردھیا کی ردی کی ٹوکری مین الگ چاک کر کے پھینک دیا۔ واقعہ پُر لطف ہو یا نہو مگر جناب ہمدم نے "ناخلف اولاد" کی ابتدا کو باین الفاظ تا بہ انتہا پہونچایا ہے کہ۔

"بچتے رہو بیٹا ہمدم"

ہم یہ نہین کہتے "کہ دُنیا مین ظریفانہ حاشیہ لکھنے کا حق صرف ہمکو ہے دوسرا کوئی نہ لکھے" مگر یارو لکھو تو سنبھل کے لکھو۔ ۱۸۷۷ء کے آخر سے اسوقت تک اکثر نامور و گمنام جرائد نے ظرافت کے میدان مین تگاپو فرمائی اور مشکل سے کوئی صاحب ایسے ہونگے جو اپنی دل لگی کے تیر سے خود اپنا سینہ بچا سکے ہون۔ یہ ہنسی ہے کھیل نہین ہے۔ ہم گیری کے معنی ہین "قوت الکل" خصوصاً جبکہ طبعی استعداد کی طرف سے جیب خالی ہو۔



کوّا گہار

ناکامان وصل "اجی ہم پہلے ہی سے جانتے ہین کہ یہ سب دھوکا دھڑی ہے"

کامیاب "ہان بھائی اگر بیان تو کانون کان سے مطلب ہے"

مسولی اور مسولینی

دیہاتی بھائی "ناک کے اوس حصہ کو جس کے ساتھ پردۂ اے بینی متصل ہین اور جو نتھ پہنن کے وقت دھوکنی کی طرح پھولتا پچکتا ہے "مسّولی" کہتے ہین۔ شہری اُردو مین اس حصۂ عضو کا مخصوص نام نہین ہے لہذا ازبردستی قرض لینا پڑے گا واپس دینے کی نیت سے نہین بلکہ ہمیشہ ہمیش ضبط کر لینے کی غرض سے۔ خصوصاً جبکہ ہمارے

ایسا نہوتا تو ایک بینی بریدہ وہ بھی عورت کبھی مسولینی کے مسولی پر باین بہانہ چوٹ نہ کرتی کہ مسولینی موذی کا فاسیتی فرقے کی طرف سے ناک چوٹی گرفتار ہے۔ گھوڑے کی ناک ہر وقت چڑھی رہتی تھی ہندی نے کہا لاؤ شکن چڑھی کا کھیرا ابھی جھکا دو نہ مگر پر ناک رہیگی نہ وقت بے وقت چڑھیگی۔ مشتق رہی ہے جو مشتق ہے

پرانے عہد الانگلیز اونچی ناک والے مسولینی صاحب کی ناک مسّولی سے بانسے تک خوف و خشیہ کی چھری تلے آگئی ہو۔

ہمین آجتک یہ معلوم نہ تھا کہ مسّولی اور مسولینی مین صنعت اشتقاق ہے نہ ہم ہی جانتے تھے کہ ہمارے دیہاتی بھائی اختراع لغات مین اتنے پیش پیش ہین۔ خیر اب حال کھل گیا کہ مسول و مسولینی ایک ہی مصدر کے مشتقات ہین اگر سے مخترع ہو۔ سائنز مسولینی فرماتے ہین کہ مجھ پر میری جان لینے کے ارادے سے حملہ کیا تھا مگر ہمارے نزدیک یہ الزام صحیح نہین۔ ایک عورت خواہ مخواہ جان لینے کی بہ نسبت "نکٹا بے غیرت" بنا کے چھوڑ دینا زیادہ پسند کرتی ہے۔ مگر کیا؟ وہی مثل ہے "بے غیرت کی ناک کٹی سوا بالشت اور بڑھی" دیکھ لیجئے حضرت ابھی تک زندہ ہین "بے حیا کی دور بلا" ناک کٹی مبارک۔ کان کٹے سلامت۔

پھر بھی ہم اونکی بہادری کے معترف ہین ایک عورت سے ناک کٹوا کے زندہ رہنا بہت دشوار ہے۔ مسولینی کہتے ہین

"این کار از تو آید و مردان چنین کنند"

ستوڑی تہذیب

اللہ ری ترقی تہذیب! واقعی یورپ اس تہذیب پر جتنا ناز کرے بجا ہے۔ سنتے ہین کہ حمص (شام) مین فرانسیسیون نے شامی معزز باشندون کو گرفتار کیا۔ اون پر اپنے اہل برادری یعنے شکاری کتے چھوڑے اور اون کے منہ مین پیشاب کیا۔ یہ مہذب دھار عمداً نکلی ہو یا سہواً مگر ہے یہ خطا اور تہذیب کے دائرے سے باہر نہین ہے۔ مہذب یورپین مورخ جب اس واقعہ کو تاریخ کی کتابون مین لکھینگے تو کوئی بہانہ تراش لینگے۔ مثلاً:۔

(۱) ڈاکٹرون کی جدید تحقیق یہ ہے کہ بغاوت کے مرض کا بہترین علاج دشمن کے منہ مین موتنا ہے۔

(۲) دشمن نے بحالت گرفتاری ایسے ہاتھ پاؤن مارے کہ فرانسیسی سپاہی کا بلاڈر شانہ اچھل گیا۔

(۳) گرفتار کنندہ نشے مین ائی تھا۔

(۴) خونخوار شامیون کے چہرے ایسے ڈراونے تھے

کر سپاہی کا موت نکل گیا۔

(۵) یہ بھی خلاف اجتہاد ہی ہے۔ ایک تو اب کا مستحق مجتہد خاص ہی ہوتا ہے۔

(۶) از زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب عرب کے دو قبیلوں میں جنگ دیکار کی آگ بھڑکتی تھی اور کسی قبیلے کے مبارز لڑنے میں سستی دکھاتے تھے تو اوسکی عورتیں میدان میں نکل کے پیشاب کر دیتی تھیں۔ یہ حرکت ہاران بیٹے باصلح پر مائل ہونے کی دلیل تھی چنانچہ شاعر کہتا ہے ؎

لقوا ابوال النساء جمالہ

ونحن لا تیمم بیض قواضب

(اونھوں نے عورتوں کے پیشاب کے ساتھ بیکار ہم سے ملاقات کی ہم تو اوپی ہوئی تلواریں لیکے اونکا سامنا کرینگے) ایک فرانسیسی شہزادوں نے کچھ اصلاح و ترقی کے ساتھ اس پرانی سنت کو زندہ کیا۔ مگر ایشیائی اس قسم کے حیلے بہانے سے مطمئن نہیں ہو سکتے بول تہذیب کا عمدہ اور معقول جواب برا زتا دیتے ہیں ایک منہ میں موتتا ہے تو دوسرا اگتا پھر حال کچھ نہ کچھ ہو رہیگا۔ یہ بات ہے دور کی شناسی جانیں اور انکے دشمن حرامی۔ بھائیو ہمارے دل میں تو اپنے ہندستانی رؤسا کی طرف سے ایک اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

خدا خیر کرے۔ یہ حضرات یورپ کا سفر محض تہذیب کا براے انھیں مشاہدہ کرنے کتابیں تمدن و اخلاق کے نئے نئے ابواب مطالعہ کرنے اور استادان تہذیب سے تہذیب کا سبق سیکھنے جاتے ہیں۔ حقوق اہل وطن کی پاسداری، معارف کا نشر عام، تدبیر المنزل کے نکات، تجارت کے رموز، ایجادات و اختراعات کے ذریعے سے قوموں میں سہولت، وقت میں وسعت، اور دولت میں ترقی کے وسائل پیدا کرنا یہ باتیں اقبالمندوں کے لیے ہیں انھیں اختیار کرتے ہیں دشمن۔ انھوں نے آج تک جو کچھ اپنی قوت آخذہ سے کام لیا ہے وہ بس اسیقدر ہے کہ،

شراب خوب پیو۔ گھوڑدوڑ میں جوا کھیلو۔ گئے بالروم سوٹ میں حرص شد آنے لینے۔ مکان انگریزی طرز کے آراستہ ہوں۔ بھول کر آ ہدست نہ لو تب کے اگر خوشحال نکالو تو بیشک کان سے ورنہ کاغذی ایکٹ تو ہی دلیل تہذیب۔ موٹر لکالو تو برش سے بال چکناؤ۔ اپنی مادری زبان بھول جاؤ۔

غریب رشتہ داروں اور بزرگوں کو ذلیل سمجھو کورٹ شپ کے آداب سیکھو میم صاحب کے ساتھ ناچنے کے قوانین از بر ہوں۔ ولایت سے مادر پدر آزاد تیتال بیویاں پکڑ لاؤ اور انھیں سے دوستوں کا دل بہلاؤ۔

دسترخوان اور رسومات کا دستور القت میز پر بیٹھو اور چھری کانٹے سے سور کا گوشت اڑاؤ۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ کھڑے ہوکے موتو۔ آپ ہی بتائیے اگر کھڑے ہوکے موتنے کے ساتھ کھڑے ہوکے بزرگوں کے منہ میں موتنے کا انوکھا نرالا دستور بھی انھیں پسند آگیا تو مصیبت کا سامنا ہوگا یا نہیں؟

ایک مہذب دانش مسلک صاحب اپنے بچے مریض کو حقے کا پانی پلا رہے تھے حقے کے پانی کو موت سے بدل دینے میں زیادہ دیر نہ لگیگی۔

المختصرات

جنگل گنگو سی ساس کے ظلم ہندوستان ہی میں نہیں مہذب ممالک میں بھی اپنی انگلی کبھی کبھی دکھا جاتے ہیں۔ لندن میں ایک ساس جڑیل نے اپنی بہو کو موت کے گھاٹ اوتارا۔ چند روز تو اس جرم پر بہو کا جیسیٹرا آلتی رہی کہ آخر تیرا بیان تجھپر کیوں فریفتہ ہے۔ سوی تو کیوں مزے اڑاتی ہے۔ پھر یہ جرم عاید کیا کہ تو انڈے کیوں زہر ملا کرتی ہے اچھا بڑے بڑے انڈے کھاتی ہے تو بے بیہ چھوٹی سی پستول کی گولی بھی کھا۔

کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ جب لاہور کے خداوندان سرکاری روزنامہ سیاست سے کشتی لڑتے لڑتے اور اوشیروں کو علیحدہ کرتے کرتے ہار گئے تو لنگی جکت مارنے اور سولاکی انھیں وندان کی تیزی دکھانے۔ غریب مدیر غلام ...

سابق مدیر سیاست پر چوٹ ہوگئی۔ ... پنڈت موتی لال نہرو ایک سیاسی جمعیت کے آدمی ہیں ان پر لالہ جی بات رہے اور حضب کی لوٹ پنڈت مالوی کا انتخاب مدت سے نازل ہے۔ عتاب کا تو یہی سبب ہے کہ نہرو لالہ جیت رہے وغیرہ کی طرح ہندو مسلمانوں میں لات چیت کا تماشا دیکھنے کے مشتاق نہیں ہیں۔ ان دونوں کی تائید میں بعض ایسے جرائد بھی نکلتے ہیں جنکا فرض اصلی یہ ہے کہ نہرو کو بدنام کرتے ہیں۔ حالانکہ بحسب افواہ مہاراجہ نابھا سے ایک بھاری رقم کسی کام کے لیے جو ہے ... جب انکی جرائد نے اس بات کو اوچھالا تو لالہ جی نے فرمایا۔ کیا میں اکیلا ہوں۔ مہاراجہ کی جیب کو توفیق کی اجرتیں دینے کا مرض ہے۔ دوسرے بھی اپنا حق لے چکے ہیں اون کے حامی جرائد نے "دوسروں" کی توضیح کردی کہ وہ نہرو ہیں جنھوں نے دو لاکھ کی رقم پر ہاتھ مارا سنتے ہیں کہ پنڈت نہرو جی بیدھڑک قانون بدلنے والے ہیں خدا اونھیں کامیاب کرے کیا معنی کہ اس سرے کے تمام جرائد جو اپنی پنڈروں کے حمایت ہیں۔ انھیں بھی اپنا روئیہ صحیح ثابت کرنے کا موقع مل جائیگا۔

نوٹ۔ قیصر انیانہ نک آخرحصہ نمبر میں شایع ہوگا۔



مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلاے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی پندرہ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں کچھ عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے ... مخصوص کو قوی اور دراز کرکے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز ...... کے منحوس اثرات کو دور کرکے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ میں طلب فرمائیں ۲۱ یوم تک پرہیز کریں خواہ فعل دوا مجبوری کرے پوری شیشی کے ہمراہ حبوب مقوی دافع جریان قیمتی ۱ بالکل مفت روانہ ہوگا پوری شیشی برائے ۲۱ یوم ہے محصول ۱۰ حالتین ذمہ خریدار ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دس سال کے اندر اثر زائل ہونے کی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک بلا ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں عموماً لوگ پیسے اپنے اور دوا نے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ یہ ہم سمجھ رہے ہیں کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے مضامین کچھ میں بھلے نہیں یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق ہو لہذا بہتر یہ ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے بحض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے اگر پسند نہ ہو ہفتے کے اندر بقیہ رقم بھیج دینے پر میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کیلئے کر دی جائیگی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — ہیضہ، کھانسی، ہیضہ، درد پیٹ، درد دانت، بدہضمی، پیچش وغیرہ امراض کیلئے خوش ذائقہ دوا ہے صرف پانی میں چند قطرے ڈالکر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتی ہیں قیمت ۸ ہر جگہ ملتا ہے۔

دور روگ کیسری — پینے داد کو با جڑ سے کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۴

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط اور فربہ بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — **بال بہار آفس** چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندرچند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ مرزا اینڈ سنس کچہری لکھنؤ

بہرام کی سرگذشت

جسمیں ایران کے ایک مشہور بادشاہ کے حالات ... خان صاحب انسپکٹر پولیس ... لکھنؤ ... نہایت دلچسپ ... ناول ... [illegible] ... کتاب و طباعت نفیس ... قیمت صرف ... ۱۲

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

مظلوم کربلا

[illegible] ... کربلا ... حضرت امام حسین ... [illegible] ... قیمت ... ۱۲ ... محصول ڈاک معاف

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

LONDON DIRECTORY. لنڈن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے۔ پانچ زبانوں میں مقامی اور غیرملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لنڈن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ برٹش یورپ افریقہ امریکا ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور تجارتی مرکزوں کے۔

کارخانوں اور سوداگروں سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر جہاز پر جانیوالے مال کی تفصیل اور کالونیل اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کاروبار رکھنے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا۔

ایجنسیوں کے خواہشمند ہیں ان کا نام و پتہ ایک پنجہ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف۔

ایک پونڈ دس شلنگ میں درج کر دیا جائیگا بڑے اشتہار کا نرخ ۲ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب ... ہیں ... ایجنسی کھولنا چاہتے ہیں ان کیلئے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقد آنے پر روانہ ہوگی ... موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لنڈن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ نمبر ۲۵ ابچرچ لین لنڈن ای سی ۴ انگلینڈ

معارف النغمات

یعنی وہ بے نظیر کتاب جس نے ہمیشہ موسیقی میں گرہ لگائی اور ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گیتوں کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے۔ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔ اسکے حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اب اسی کتاب کا۔

حصہ دوم

طبع ہوا ہے جسکے حصہ دوم میں مصنف نے مسائل و فن کے علم سینہ کو علم سفینہ بنایا ہے یعنی تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صد ہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے [illegible] کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہو بہو ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے ان گوہروں کو بیدریغ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ